www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

جیسے تیسری مرتبہ کی طلاق میں یہ شرط لازمی ہے اور بعض اوقات معدوم ہوتی ہے جیسے پہلی یا دوسری بار کی طلاق میں۔

۴۔ تسریح : سرح سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں مویشی کا چرنے کے لیے لے جانا اور اَسْرَحَ بمعنی اونٹ یا مویشیوں کو چرنے کے لیے بھیجنا (منجد) بعد میں اس کا اطلاق مویشیوں کو چراگاہوں میں کھلا چھوڑ دینے پر ہونے لگا (م ل) چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ۔ (۱۶/۶)	اور شام کو جب ان مویشیوں کو (جنگل سے) لاتے ہو اور صبح کو جب (جنگل) چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت وشان ہے۔

گویا تسریح کا بنیادی معنی رخصت میں سہولت کو ملحوظ رکھنا ہوتا ہے اور اس میں بندھن کی گرفت ایسی مضبوط نہیں ہوتی جیسی طلاق کے مفہوم میں پائی جاتی ہے۔ نیز تسریح کا لفظ عام ہے جبکہ طلاق کا لفظ قریباً عورت ہی سے مختص ہو کر رہ گیا ہے۔ البتہ یہ تسریح اگر عورت سے متعلق ہو (تسریح المراۃ) تو پھر اس کے معنی عورت کو طلاق دے کر رخصت میں آسانی ملحوظ رکھنا (م ل) ہوں گے۔ ارشاد باری ہے:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔ (۲/۲۲۹)	طلاق (صرف) دو بار ہے۔ پھر یا تو بطریق حسنہ نکاح میں رہنے دیا جائے یا انہیں بھلائی سے رخصت کر دیا جائے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (۳۳/۲۸)	اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت و آرائش کی خواستگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں!

ماحصل (۱) تحریر کا لفظ صرف غلام کو آزاد کرنے کے لیے مخصوص ہے۔

(۲) الطلاق اور تسریح دونوں لفظ عورت کی جدائی یا عام مفہوم میں "طلاق" کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ الطلاق میں تخلیہ ضروری اور ارسال جزوی شرط ہے جبکہ تسریح میں لازمی جز ارسال ہے اور وہ بھی آسانی و سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

۱۰۔ آزمائش کرنا

کے لیے اِمْتَحَنَ (محن) بلی اور ابتلی (بلو) اور فَتَنَ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ اِمْتَحَنَ : امتحان ایسی آزمائش کو کہتے ہیں جو سختی کے بجائے نرمی سے کی جائے اور اس میں کشائش کا پہلو بھی شامل ہو (م ل) اور بسا اوقات اس آزمائش سے پیشتر امتحان دہندہ کو زیر تعلیم و تربیت بھی رکھا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ	اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ غَادَرَ: غَدَرَ کے معنی عہد کو توڑنا اور وعدہ خلافی کرنا ہے (م۔ل) نیز اس کے معنی پیچھے چھوڑ دینا بھی ہے (م۔ل) اور غَادَرَ کے معنی حساب کتاب کرنے کے وقت کوئی چیز ارادۃً پیچھے چھوڑنا یا شمار نہ کرنا کے ہیں (مف) ارشاد باری ہے:

وَيَقُولُونَ يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا۔ (۱۸/۴۹) — اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی کو۔ مگر اسے لکھ رکھا ہے۔

ماحصل: (۱) أَبْقَى۔ کسی چیز کا وجود باقی رکھنا (۲) أَثْبَتَ۔ کسی چیز کو اپنی حالت پر باقی رکھنا (۳) غَادَرَ۔ بہت چیزوں میں سے کسی ایک کو باقی چھوڑنا۔

۱۳۔۔۔۔ بال

کے لیے شَعْر۔ وَبَر اور صُوف کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ شَعْر: انسان سمیت تمام جانداروں کے بال۔ یہ لفظ عام ہے اور اس کی جمع اشعار ہے۔

۲۔ وَبَر: اونٹ اور پرندوں کے بال۔ پشم (ج اَوْبَار) ——————

۳۔ صُوف: بھیڑ بکری وغیرہ کے بال۔ اون (ج اَصْوَاف) —————— ف ل ۹۸

قرآن میں ہے:

وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (۱۶/۸۰) — ان کی اون، پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں بناتے ہو جو ایک وقت تک کام دیتی ہیں۔

۱۴۔۔۔۔ بانجھ

کے لیے دو الفاظ ہیں: عَاقِر اور عَقِيْم۔

۱۔ عَاقِر کے مادہ عقر میں گھاؤ، زخم لگانے کا مفہوم پایا جاتا ہے (م ل) اَلْكَلْبُ الْعَقُوْر کاٹنے والے کتے کو کہتے ہیں اور عَقَرَ النَّخْلَة کے معنی کھجور کے درخت کو جڑ سے کاٹ دینا۔

قرآن میں ہے:

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا (۹۱/۱۴) — تو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں۔

پھر اَلْعَقْر کسی کے آخری بچہ کو بھی کہتے ہیں جس کے بعد کوئی اولاد نہ ہو (مف) گویا عاقر کا لفظ ایسی عورت کے لیے مستعمل ہے جس کے پہلے اولاد ہوتی رہی ہو۔ بعد میں رحم میں زخم یا حیض کی بندش یا کسی دوسرے عارضہ سے اس کے ہاں اولاد ہونا بند ہو گئی ہو۔ نیز یہ لفظ عورت و مرد دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَاءِي — (حضرت زکریاؑ نے خدا سے التجا کی) اور میں اپنے بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دوسرے مقام پر فرمایا:

وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ (۱۳/۱۲) — اور وُہ (خدا) بھاری بادل پیدا کرتا ہے (جالندھری) اور اُٹھاتا ہے بادل بھاری (عثمانی ؒ)

اور نَشَّا يُنَشِّئُ باب تفعیل) کے معنی صرف پالنا اور پرورش کرنا کے ہوتے ہیں (منجد) ارشادِ باری ہے:

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ (۱۸/۴۳) — کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت وضاحت نہ کرسکے (خدا کی بیٹی ہو سکتی ہے)۔

۴۔ رَبّ: رَبٌّ مصدر ہے جس کے معنی کسی کو پرورش کر کے بتدریج حدِّ کمال تک پہنچانا اور اس کی پوری ضرورتوں کا خیال رکھنا ہے (مف)۔ یہ لفظ عموماً بطور اسم فاعل استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱/۱) — سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہانوں کا پرورش کنندہ ہے۔

ربوبیت کی صفت اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ اور الرَّبّ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تاہم لفظ ربّ کی نسبت آقا اور مالک کی طرف بھی ہو سکتی ہے۔ (اور اس صورت میں اس کا مصدر ربوبیۃ نہیں بلکہ ربابیت آئے گا (مف) قرآن میں ہے:

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا (۴۱/۱۲) — اے میرے جیل خانہ کے رفیقو! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا۔

اسی طرح رَبّ کی جمع آنے کی بھی کوئی شک نہیں۔ لیکن چونکہ کفار نے کئی رَبّ بنا لیے تھے اس لیے قرآن نے اس کی جمع اَرْبَابٌ استعمال کی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (۳۹/۱۲) — اے میرے جیل خانہ کے ساتھیو! بھلا کئی جُدا جُدا آقا اچھے یا ایک خدائے یکتا و غالب؟

۵۔ كَفَّلَ: فُلَانًا بمعنی کسی کو پالنا اور اس پر خرچ کرنا (م۔ق) اور بمعنی کسی کے نان و نفقہ اور اس کی خبر گیری کا ذمہ دار ہونا (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ (۴۴/۳) — اور آپ اس وقت ان کے پاس نہیں۔ (بطور قرعہ) اپنی قلمیں ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریمؑ کو پرورش میں لے۔

ماحصل: (۱) رَبّٰی: محض تربیت کرنے اور پالنے کے لیے آتا ہے۔

(۲) اَنْبَتَ: خوراک وغیرہ کا خیال رکھ کر نہایت اچھی طرح پرورش کرنا۔

(۳) نَشَّا: بمعنی پیدا کرنا۔ پھر پال پوس کر بڑھانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوتا ہے۔ مثلاً:

(۱) قُلْ إِنْ أَدْرِيْٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّيٓ أَمَدًا (۲۵/۷۲) — کہہ دو کہ جس دن کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ (دن) قریب (آنے والا) ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت دراز کر دی ہے۔

(۲) وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ (۱۰۱/۱۱) — اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔

(۳) لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا (۶۵/۱) — تجھ کو خبر نہیں شاید اللہ پیدا کر دے اس طلاق کے بعد نئی صورت (عثمانیؒ)

۳۔ أَحَسَّ: قوت حس سے کسی چیز تک پہنچنا (مف) حواس خمسہ ظاہری سے کسی بات کا علم میں آنا۔ محسوس کر لینا۔ اس کو قریب بہ علم کہہ سکتے ہیں (مف) ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ (۳/۵۲) — پھر جب معلوم کیا عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کا کفر (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) عَلِمَ: کسی چیز کو صحیح اور ٹھیک طور پر جاننا۔

(۲) أَدْرٰى: بالواسطہ کسی چیز کا علم ہونا۔

(۳) أَحَسَّ: حواس ظاہری سے کسی چیز کا علم ہونا۔ یہ قریب بہ علم ہوتا ہے۔

۳۔ جانب (سمت)

کے لیے جَانِب، طَرَف، وِجْهَة، شَطْر، تِلْقَاءَ اور قِبَل کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ جَانِب اور جَنْب بمعنی پہلو۔ طرف۔ گوشہ۔ سمت اور اس کی جمع جَوَانِب ہے (منجد) سمتیں جہات یہ چھ ہیں۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے، شمال، مشرق، جنوب، مغرب وغیرہ۔ اور جانب وہ سمت ہے جس کا کسی کام کے وقت قریب ہونے سے تعلق ہو (فق ل ۲۴۴) ارشادِ باری ہے:

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا (۵۲/۱۹) — اور ہم نے موسیٰؑ کو طور کی داہنی طرف سے پکارا اور باتیں کرنے کے لیے نزدیک بلایا۔

۲۔ طَرَف: بمعنی کسی شے کی آخری حد یا کنارا (مف۔ م۔ ل) ج أَطْرَاف۔ سمت کے لیے طَرَف کا لفظ عربی میں مستعمل نہیں۔ البتہ اردو میں اس کا استعمال عام ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں یہ لفظ استعمال ہوا ہے آخری حد یا کنارا کے معنی میں آیا ہے۔ یا پھر حدِ نگاہ اور نگاہ کے لیے۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (۱۱۵/۱۱) — اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔

(۲) يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ (۴۵/۴۲) — نیچی نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے۔ (جالندھریؒ)

۳۔ وِجْهَة: وَجْهٌ بمعنی چہرہ۔ اور کسی چیز کے سامنے کی طرف۔ وَجْهُ النَّهَارِ بمعنی دن کا پہلا حصہ اور وَاجَهَ بمعنی آمنے سامنے ہونا (منجد) اور وِجْهَةٌ وہ سمت ہے جس کی طرف کوئی متوجہ ہو (مف)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنیٰ اَلْاِسْتِقَامَۃ وَالْاِعْتِدَال" ہے (م۔ل) جو بالکل یہی مفہوم ادا کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:
اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی (۸۷/۲) جس نے (انسان کو) بنایا۔ پھر اس (کے اعضا) کو درست کیا

ماحصل: تخلیقی ناہمواریوں کو درست کرنے کے لیے سَوّٰی، اس کے علاوہ دوسری اخلاقی اور مادی بگاڑ کو درست کرنے کے لیے اَصْلَحَ کا لفظ آتا ہے۔

۱۰۔۔۔ درمیان

کے لیے بَیْنَ، خَلَل، وَسَط، سَوَاء اور قَصْد کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ بَیْنَ: بمعنی دو الگ الگ چیزوں کے درمیان یہ کلمہ حرف ہے۔ جو دو چیزوں کی جدائی یا علیحدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور بَانَ بمعنی دور ہونا۔ لہٰذا بَیْنَ دو چیزوں کے درمیان بُعد یا فاصلہ کے لیے آتا ہے۔ ابن الفارس کے نزدیک بَیْنَ میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں (۱) افتراق (۲) بُعد (۳) وضوح۔
(م۔ل) یعنی کسی چیز کا دوسری سے الگ ہو کر واضح ہونا۔ قرآن میں ہے:
بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (۲/۱۶۴) آسمان اور زمین کے درمیان۔
پھر یہ لفظ جس طرح مادی طور پر استعمال ہوتا ہے معنوی طور پر بھی استعمال ہوتا ہے جیسے:
فَاحْکُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ (۳۸/۲۲) ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمایئے!

۲۔ خِلَل: دو ایسی چیزوں کے درمیان کوئی جگہ جو آپس میں مربوط ہوں۔ اَلْخِلَال دانتوں کی درمیانی جگہ کو صاف کرنے کے تنکہ کو بھی کہتے ہیں اور اس جگہ کے صاف کرنے کو بھی۔ ایسے ہی ہاتھ کی انگلیوں یا داڑھی کے بالوں میں وضو کرتے وقت پانی سے خلال کیا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:
وَفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا (۱۸/۳۳) اور ہم نے ان دونوں باغوں کے درمیان ایک نہر جاری کر رکھی تھی۔
پھر یہ لفظ ایک ہی چیز کے متفرق اجزاء کی درمیانی جگہ کے لیے بھی آتا ہے۔ قرآن میں ہے:
فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ (۲۴/۴۳) پھر تو دیکھے گا کہ اس (بادل) کے درمیان سے بارش کے قطرے نکلتے ہیں۔

۳۔ وَسَط: ہر چیز کی درمیانی جگہ جہاں سے اس کے دونوں اطراف کا فاصلہ برابر ہو (مف) یا اگر چیزیں زیادہ ہوں تو دونوں اطراف سے تعداد میں برابر ہوں۔ گویا افراط اور تفریط کے درمیان نقطۂ اعتدال کو وسط کہتے ہیں۔ پھر یہ لفظ مادی اور معنوی دونوں طرح مستعمل ہے (مف) ارشادِ باری ہے:
(۱) حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی (۲/۲۳۸) نمازوں کی حفاظت کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز کی۔
(۲) وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (۲/۱۴۳) اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل (نقطۂ اعتدال پر رہنے والی) بنایا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ (۲/۲۳۳) ان کا حق جو تم نے دینا تھا ان کے حوالے کر دو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا (۴/۹۲) اور خونبہا مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دو، الّا یہ کہ وہ معاف کر دیں۔

۵۔ فَوَّضَ: (تفویضًا) الیہ الامر بمعنی کسی کام کا اختیار کسی کے سپرد کر دینا اور حاکم بنا دینا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ (۴۰/۴۴) اور میں اپنا کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

۶۔ اِسْتَوْدَعَ: وَدَعَ بمعنی چھوڑنا۔ اور اَوْدَعَ الشَّيْءَ بمعنی کوئی چیز امانت رکھنا۔ اور وَدَّعَ بمعنی مسافر کو رخصت کرنا۔ اور اِسْتَوْدَعَ فلانًا شَيْئًا بمعنی کسی کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھنا (منجد) گویا یہ سپردگی بطور امانت ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَهُوَ الَّذِيٓ أَنْشَأَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ (۶/۹۹) اور وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا پھر تمہارے لیے ایک جگہ (دنیا) ٹھہرنے کی ہے اور ایک جگہ (قبر) سپرد ہونے کی۔

یعنی تم دنیا میں ایک مدت تک زندہ رکھے جاتے ہو، پھر زمین میں دفن ہو کر خدا کے سپرد کیے جاتے ہو (جالندھریؒ)

ماحصل: (۱) کَفَّلَ: کسی کی تربیت کی ذمہ داری کسی کے سپرد کرنا۔

(۲) وَکَّلَ: کسی پر اعتماد کر کے اپنا معاملہ اس کے سپرد کرنا۔

(۳) دَفَعَ اِلَی: کسی کی چیز اس کے حوالے کرنا۔ بازادائی۔

(۴) سَلَّمَ: کسی تکلیف سے بچنے کے لیے کوئی چیز کسی کے سپرد کرنا۔

(۵) فَوَّضَ: کسی معاملہ کا اختیار کسی کے سپرد کرنا اور حاکم بنانا۔

(۶) استودع: بطور امانت کوئی چیز کسی کے حوالے کرنا۔

ستارا ـــ دیکھیے ـــ تارا

۹ ـــ سچ

کے لیے صِدْق اور حَقّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ صِدْق: صَدَقَ بمعنی سچ بولنا (ضد کَذَبَ) یعنی خلاف واقعہ کوئی بات نہ کہنا۔ معروف لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَآءَهٗ (۳۹/۳۲) تو اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے تو اسے جھٹلا دے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (۲۲/۳۶) — اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لیے اللہ کے شعائر سے بنا دیا ہے۔

۲۔ نُسُك : نَسَكَ کا لفظ عبادت اور تقرب الی اللہ پر دلالت کرتا ہے۔ نَاسِك بمعنی زاہد اور نَسِیْکَۃ اس قربانی کے جانور کو کہتے ہیں جو تقرب الی اللہ کے لیے کی جاوے (م۔ل) اور نُسُك نَسِیْکَۃ کی جمع ہے۔ پھر یہ لفظ بالعموم حج سے متعلق ہو گیا ہے۔ مَنَاسِكِ حَجّ بمعنی حج کے ارکان واحکام۔ اور وُہ مقامات بھی جہاں یہ احکام بجا لائے جاتے ہیں۔ اسی طرح نُسُك سے مراد وُہ قربانی کے جانور ہیں جو ایامِ تشریق میں مِنٰی کے مقام پر ذبح کیے جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے؛

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (۲/۱۹۶) — پھر اگر کوئی تم میں سے (دورانِ حج) مریض ہو جائے یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور قربانی سے پہلے سر منڈانا پڑے) تو پھر اس کے بدلے میں روزے رکھے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔

۳۔ هَدْی: (هَدْيَةٌ کی جمع) قربانی کا وہ جانور جو ذبح کے لیے بیت اللہ شریف کی طرف بھیجا جائے خواہ اونٹ ہو یا گائے یا بھیڑ بکری اور خواہ وُہ نر ہو یا مادہ (منجد) ارشادِ باری ہے؛

• وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (۲/۱۹۶) — اور جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے اپنے سر نہ منڈواؤ۔

۴۔ قَلَائِد: (واحد قَلَادَة) قَلَّدَ بمعنی کسی کے گلے میں ہار ڈالنا۔ اور قَلَادَة بمعنی ہار (منجد) پھر قَلَادَة ایسے قربانی کے جانور کو بھی کہتے ہیں جس کے گلے میں نشانی کے طور پر ہار یا پٹہ ڈال دیا گیا ہو۔ خواہ یہ حج سے متعلق ہو یا نذر پوری کرنے سے ہو۔ ارشادِ باری ہے؛

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ (۵/۲) — اے ایمان والو! خدا کے نام کی چیزوں کی بے حرمتی نہ کرنا۔ نہ ادب کے مہینے کی، نہ قربانی کے جانوروں کی اور ان جانوروں کی (جو خدا کی نذر کر دیے گئے ہوں اور) جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں۔

ماحصل: (۱) بُدْن: قربانی کے اونٹ جو حج کے دوران ذبح کیے جائیں۔

(۲) هَدْی: وُہ قربانی کے جانور جو ذبح کے لیے حاجی ساتھ لے جائیں۔

(۳) نُسُك: ایسے ہر قسم کے جانور جو مِنٰی میں ذبح کیے جائیں۔

(۴) قَلَائِد: ایسے قربانی کے جانور جن کے گلے میں پٹا ڈالا گیا ہو۔

قرض کے لیے دیکھیے ـــــــ "اُدھار"

قریب ہونا۔ کرنا کے لیے دیکھیے ـــــ "نزدیک ہونا۔ کرنا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیبہ بھی ہے۔ اور مَرْزُوق بمعنی خوش قسمت (منجد) اور رُزِقْتُ عِلْمًا بمعنی مجھے علم عطا ہوا۔ پھر رِزْق ہر اس چیز کو بھی کہتے ہیں جو انسان کی روحانی یا جسمانی غذا کا سبب بنے۔ اس لحاظ سے بارش بھی رِزق ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری ہے، وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ (۵۱/۲۲) یعنی تمہارا رزق آسمان میں ہے۔ اور رَزَقَ بمعنی رزق یا روزی دینا۔ کھلانا پلانا یا کچھ مال و دولت دے دینا۔ رَزَّاق تو دراصل صرف خدا کی ذات ہی ہے لیکن کھلانے پلانے کی نسبت دوسروں کی طرف بھی ہو سکتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ	اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم	اور یتیم اور محتاج آجائیں تو ان کو اس میں سے کچھ دے دیا کرو
مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا۔ (۴/۸)	اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو۔

۴۔ خَیْر: بمعنی بھلائی اور ہر وہ چیز بھی جو سب کو بھلی معلوم ہو۔ مال و دولت بھی اپنے اصل کے لحاظ سے خیر ہے اور اللہ تعالیٰ کا کسی کو مال و دولت عطا کرنا اس کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اس کے صحیح استعمال اور شرعی احکام کے مطابق خرچ کرنے سے انسان بہت سی بھلائیاں اور نیکیاں کما سکتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ	آپ کہہ دیجیے کہ جو مال تم خرچ کرنا چاہو تو وہ اپنے والدین
وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ	قریبی رشتہ داروں، یتیموں غریبوں اور مسافروں کو دو۔
وَابْنِ السَّبِيلِ (۲/۲۱۵)	

لیکن مال کی محبت انسان کی فطرت میں رچی ہوئی ہے جیسے کہ ارشادِ باری ہے: وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ (۱۰۰/۸) یعنی انسان مال سے سخت محبت کرنے والا ہے۔ تو انسان جب کمائی میں حرام حلال کی تمیز چھوڑ دے یا اسے شرعی احکام کے مطابق خرچ نہ کرے تو یہی مال و دولت جو سراسر خیر ہے۔ انسان کے لیے فتنہ اور آزمائش بن جاتا ہے۔ جیسے ارشادِ باری ہے:

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (۸/۲۸) تمہارے مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔

۵۔ اَفَاء: فَیْءٌ وہ مال و دولت ہے جو بغیر لڑے بھڑے مسلمان مجاہدین کو حاصل ہو جائے۔ یعنی کافر اگر لڑنے سے پیشتر ہی راہِ فرار اختیار کر لیں تو ان کی املاک سے جو کچھ حاصل ہو گا وہ مالِ فے ہے۔ اور اَفَاء بمعنی کسی کو فے کا مال عطا کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ	جو مال خدا نے (لڑائی بھڑائی کے بغیر) اپنے پیغمبر کو
الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي	دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ اللہ کے، اللہ کے
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ	پیغمبر کے (پیغمبر کے قرابت والوں کے، یتیموں کے حاجتمندوں
السَّبِيلِ (۵۹/۷)	اور مسافروں کے لیے ہے۔

۶۔ مَغَانِم: غَنَم بمعنی بکریوں کا ریوڑ۔ اور اَلْغَنْمُ بمعنی بکریوں کا کہیں سے ہاتھ لگ جانا یا ان کو حاصل کرنا۔ پھر یہ لفظ ہر اس مال پر بولا جانے لگا جو دشمن یا غیر دشمن سے حاصل ہو۔ اور مَغْنَم (ج مغانم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذراع ماپنے کا ایک پیمانہ ہے جس کی لمبائی ۵۰ سینٹی میٹر سے ۷۰ سینٹی میٹر تک ہوتی ہے (مف منجد) یعنی تقریباً ۲۰ انچ سے لے کر ۲۸ انچ تک۔ اور اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ سابقہ ادوار میں انسانوں کے قد لمبے ہوتے تھے جو بتدریج کم ہوتے گئے۔ اور بعض مترجمین ذِرَاع کا ترجمہ گز سے بھی کر دیتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (۶۹/۳۲) — پھر اسے ایک زنجیر میں، جس کا طول ستر ہاتھ ہے، جکڑ دو۔

ماحصل: (۱) یـد۔ بمعنی ہاتھ، قوت اور قبضہ۔

(۲) یمین۔ بمعنی داہنا ہاتھ۔ مکمل قبضہ اختیار اور قسم کے لیے۔

(۳) شِمال۔ بایاں ہاتھ۔ بائیں جانب۔

(۴) ذراع۔ ہاتھ اور ہاتھ کی لمبائی کا پیمانہ۔

۲ ـــــ ہاں

کے لیے نَعَمْ، اِیْ اور بَلٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نَعَمْ: بمعنی ہاں۔ کلمۂ ایجاب ہے۔ استفسار پر کلام کا جواب جبکہ سوال بھی مثبت انداز میں ہو اور جواب بھی۔ قرآن میں ہے:

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ۔ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (۷/۱۱۴) — جادوگر فرعون کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ صلہ بھی ملے گا؟ فرعون نے کہا، ہاں اور تمہیں مقرب بھی بنایا جائے گا۔

۲۔ اِیْ: بمعنی ہاں ہاں۔ بالضرور۔ کلمۂ ایجاب ہے۔ استفسار پر جواب اگر مثبت میں اور تاکید و توثیق سے دینا ہو تو یہ لفظ استعمال ہوتا ہے (مف) تاکہ شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اور اس کے بعد قسم ضروری ہوتی ہے (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

يَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (۱۰/۵۳) — تجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ بات (قیامت) سچ ہے؟ کہہ دو ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم وہ ایک حقیقت ہے۔

۳۔ بَلٰی: یہ بھی حرفِ ایجاب ہے۔ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب سوال نفی میں ہو۔ اور جواب میں اس نفی کی تردید کرنا بھی مقصود ہو اور مثبت میں جواب دینا بھی۔ اور اس کا معنی ہوتا ہے "کیوں نہیں۔ ضرور ہے"۔ ارشادِ باری ہے:

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (۷/۱۷۲) — (اللہ تعالیٰ نے پوچھا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ کہنے لگے کیوں نہیں! (ضرور ہو)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ اور معنی	ضد
س	
اَسْبَغَ پورا کرنا۔ پوری طرح کرنا	قَصَرَ
سَتَرَ ڈھانپنا	کَشَفَ
سَرَّ خوش کرنا (فل ۱۹۶)	فَضَحَ
سَرَّاء خوشحالی کا دور	بأساء
اَسَرَّ چھپانا	اعلن اظہر
سَرَعَ جلدی کرنا	بَطَأَ
(سرف) اسراف فضول خرچی کرنا	اقتار
سَفِہَ جواب میں جلدی کرنا	حَلُمَ
سَعَدَ نیک بخت ہونا	شقی
سَعِید	شَقِیٌّ
سفل (اسفل) نچلا۔ کمینہ	اَعْلٰی
سُفْلٰی	علیا
سَلَفَ آباء و اجداد	خَلَفَ
(سَلَمَ) اسلم اسلام لانا	کَفَرَ
سلام۔ سلامت	ھلاکت
(سمن) سمان موٹی	عجاف
(سمو) سماء آسمان۔ بلندی	ارض
(سود) اسود سیاہ۔ کالا	ابیض
سَوداء	بَیضاء
(سوغ) ساغ آسانی سے گلے سے اتر جانا	غَصَّ
استواء برابر اور موافق	تفاوت
ش	
شئم۔ مشئمۃ نحوست والے	یمن میمنۃ
شَتَّ پراگندہ کر دینا	اَلَّفَ
شِتاء سردی کا موسم	صَیف
شاھد حاضر	غائب

لفظ اور معنی	ضد
شرّ برائی	خیر
اَشْرار بُرے لوگ	ابرار
(شرق) اِشراق چاشت	عشیًا
مشرق	مغرب
شرقیۃ	غربیۃ
شغل کام میں مصروف ہونا	فَرَغَ
شقیّ بدبخت	سعید
شِقوۃ بدبختی	سعادت
شُکر نعمتوں پر شکر ادا کرنا	کفر
شمال (شمال) بائیں طرف	یمین
شھیق گدھے کے بولنے کی انتہاء	زفیر
شھوۃ کسی چیز کی خواہش	نفور
ص	
(صبح) اصبح صبح کرنا صبح کے وقت کوئی کام کرنا	امسا
صَبَرَ	جَزَعَ
صَدَرَ فراغت کے بعد واپس جانا	وَرَدَ
صَدَقَ سچ بولنا	کَذَبَ
صدیق	عدوّ
صدّق تصدیق کرنا	کذّب
صرصر ٹھنڈی سیت ہوا	سموم
صَعَدَ دشواری سے اوپر چڑھنا	نَزَلَ
صَعِقَ بے ہوش ہونا	افاق
صاعِقہ آسمانی کڑک	صاقعۃ
صَغُرَ	کَبُرَ
صغیر۔ اصغر	کبیر۔ اکبر
صغار۔ ذلت	عزت
صَلَحَ بگاڑ کا ٹھیک ہونا	فسد

لفظ اور معنی	ضد
اَصْلَحَ اصلاح	اَفْسَدَ
صالح	مفسد
صَمَتَ خاموش رہنا	نَطَقَ
(صواب) صواب درست	خَطَأ
صَیف گرمی کا موسم	شِتاء
ض	
ضَحِكَ ہنسنا	بَكٰى
ضرّ نقصان	نفع
ضَرَّاء تنگی کا دور	سرّاء
ضُعف کمزوری	قوّت
ضَعِیف کمزور	قوی
ضلّ گمراہ ہونا	اِھتدی
ضلال گمراہی	ھدایت
اضاع	حَفِظَ
ضاق تنگ ہونا	رَحُبَ
ط	
طلع ظاہر ہونا طلوع ہونا	غرب
(طوع) طاعَ خوشی سے کرنا۔ پسند کرنا	کَرِہَ
اَطاعَ	عَصٰی
طول لمبائی	عرض
طوی لپیٹنا	نَشَرَ
طَیِّب پاکیزہ۔ صاف	خَبِیث
ظ	
ظِلّ (ظلال) سایہ	حر، حرور
ظَلَمَ بے انصافی کرنا	عَدَلَ
ظلمت اندھیرا (ج ظُلُمٰت)	نور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ